۴/۲۵
استنکاف المسلمین

عن ابی سعید و مالک بن انس مرفوعاً سیخرج قوم یحسنون القیل ... ولا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة

حضرت ابو سعید اور مالک ابن انس سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ
ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی اچھی باتیں کریگی مگر کام بہت ...
اسکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ اسلام (اور اسلامی ہمدردی) سے
(کے جسم) سے تیر نکلتا ہے (رواہ ابوداؤد)

خدا کے فضل و کرم سے رسالہ

استنکاف المسلمین
عن
مخالطة المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے اسلام (سنی و شیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقاید اہل اسلام کے خلاف ہیں وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اسکے کفر کا اظہار نہ کرے وہ بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اسکی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ

باہتمام انجمن حفظ المسلمین امرتسر

روز بازار الیکٹرک پریس (ہال بازار) امرتسر میں
باہتمام شیخ عبد العزیز منیجر ... چھپا

چار ضروری سوال و جواب

(ماخوذ از رسالہ تائید الاسلام لاہور - ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء)

سوال (۱) کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب۔ مرزا صاحب پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے کچھ عرصہ کے بعد کچھ عجب نہیں کہ مسیح کی قبر قادیان میں قرار پا جائے بہر حال مرزائیوں کا یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے اول یہ کہ محلہ خانیار میں جو قبر ہے وہ کسی مسلمان بزرگ کی ہے کیونکہ وہ قبلہ رخ ہے ورنہ اسکا رخ بیت المقدس کو ہوتا۔ دوم یہ کہ حضرت مسیح کا کشمیر میں بقول مرزا صاحب ۸۷ سال تک رہنا اور کسی ایک کا بھی عیسائی مذہب قبول نہ کرنا ناممکن ہے سوم یہ کہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کٹھن راستے سے کشمیر میں آئے جسقدر ایسے حوالے دیئے جاتے ہیں وہ یا تو جھوٹی انجیلوں کے ہیں کہ جنہیں خود اہل انجیل عیسائی بھی تسلیم نہیں کرتے اور یا مشتبہ عبارتوں سے امکانی طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ کسی جغرافیہ دان یا کسی عیسائی سلطنت نے اسکی تصدیق نہیں کی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انکو اپنے نبی کی قبر کی خبر نہ ہو۔ پنجم یہ کہ خود کشمیری رؤسائے عظام علمائے کرام کی تحریریں اس خیال کی سخت تردید کر رہی ہیں جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہنود مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلہ خانیار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جنکا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے ہاں بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ اس بزرگ کا نام یوز آسف تھا شاید مرزائیوں نے اسے بگاڑ کر یسوع سمجھ لیا ہو اور یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ اعظم کشمیر و کتاب یوز آصف و ملوہر حکیم اور کتاب اکمال الدین عربی ۔۔۔ میں صاف لکھا ہے کہ یہ یوز آصف راجہ جنیسر کا زاہد تارک الدنیا لڑکا تھا حکیم ملوہر لنکا سے اسے مذہبی تعلیم دینے آتا تھا تکمیل تعلیم کے بعد لیکدفعہ وہ نصف شب کو غیر ملک کو چلا گیا اور یاد الٰہی میں مصروف رہا پھر اپنے وطن مالوف (سلابت) کو واپس آیا۔ اور چند ایام وہاں ٹھیرا پھر ہمیشہ کیلئے اہل وطن کو خیر باد کہہ کر کشمیر آ گیا اور وہیں مرا۔ اس امر کی تصدیق بعض معتبر اشخاص نے بھی کی ہے جیسے مولوی صدر الدین صاحب۔ قاضی محمد سعد الدین صاحب۔ مولوی عماد الدین صاحب قاضی محمد شریف صاحب سید حسن شاہ صاحب از کشمیر وغیرہ "

سوال (۲) کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب - نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے (مولوی غلام قادر مرحوم بھیروی)

سوال (۳) جو اہل سنت مرزائی کا جنازہ پڑھے اسکا کیا حکم ہے؟

جواب - اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے - لا تصل علی احد منہم مات ابداً (کتبہ مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی لاہور حال وارد کلکتہ)

سوال (۴) جو مرزا غلام احمد کو مسلمان جانے - اسکا کیا حکم ہے؟ جواب - مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے - مدعی نبوت ہے اسلئے اسکے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اب جو شخص شک کریگا وہ یا تو

استنکاف جمیع المسلمین
عن المخالطة
بالمرزائیة المسیحیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوٰة علیٰ اھلہا

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ انکا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین۔ عقائد۔ اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی نے اپنی آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم۔ پھر نذیر۔ اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب سے آخیر نبوت کا دعوے شائع کیا۔ اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اہل اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعوے پیش کیا تھا جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہل اسلام نے بڑے زور و شور سے رد کیا۔ مگر درحقیقت انکا صرف ایک ہی دعوے نہ تھا۔ بلکہ انکی کتاب آئینہ کمالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفہ یونان آپ کے متعدد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلین کے بابرکت عہد تک سلسلہ نبوت کا ایک دور ختم ہوا جسمیں تمام انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دنیا میں آکر اپنے اپنے مقررہ وقت پر تبلیغ رسالت کرتے رہے۔ آں حضرت علیہ السلام کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جسمیں پھر وہی انبیاء اور رسول روحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لاکر امت محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروز انبیاء کا معنے ہے جو بطور مجددیت کے مرادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدد کسی نہ کسی نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈالدیں۔ اور مجموعی طور پر تمام اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گذشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانہ میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے

اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقائص کو رفع کرتے رہے اس لئے چودہویں صدی کے آغاز میں
یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آں حضرت علیہ السلام کے ماتحت خدمتگذار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک روحیں
مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیح موعود کی صورت اختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیح موعود وہ
مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اعتقاد ہے کہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر
زندہ اٹھایا گیا۔ اور پھر آسمان سے اُتریگا۔ بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اُس مسیح ناصری سے (معاذاللہ)
بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا صاحب اپنی کتاب نزول المسیح
میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالےٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم سے تا این دم
مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیح محمدی میں ظہور پذیر ہوئی ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر
ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ مرزا صاحب نے اسی اصول پر اپنے عقیدتمندوں میں تمام
وہ اپنے شطحیات درست اور مطابق واقع کر دکھلائے جو اہل سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے
بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نکتہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں
کہ مرزا صاحب نے جو کچھ بھی کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے (اگرچہ بعض جگہ نیچری
یا سرسید کی تقلید بھی کی ہے) اس نے بھی اپنی کتابوں میں روح اور روحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا
اور بتایا کہ نبی مظہر الٰہی ہوا کرتا ہے جو وہ بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے۔ نہ فرشتہ کی ضرورت
اور نہ وحی کا تحقق۔ اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ قیامت تک کھلا رہیگا۔ ختم رسالت کا بھی منکر تھا
اور زمانہ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دیکر اپنی طرف سے
ایک الہامی کتاب (ایقان) کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب تھا۔ پھر زور پکڑا۔ سلطنت نے
کچھ توجہ نہ کی۔ اسکی جانباز معتقد قرۃ العین عورت نے اسکا ہاتھ بٹایا۔ اور جب اس کے قریبی
رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انہیں قتل کرا دیا۔ پھر قرۃ العین
کا فتنہ ایران میں یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کیلئے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم
دیتی۔ آخرالامر سلطنت نے تنگ آکر اسے اور اسکے پیر محمد علی کو قتل کرا دیا۔ مگر مرتے مرتے
اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بابی مذہب میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ بعینہ یہی چال مرزا صاحب
بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر التعداد ہو گئی تو غیر احمدیوں
کو (خواہ سنی تھے یا شیعہ) کافر قرار دیا۔ اور ان سے عبادات اور معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا
اس سے بڑھکر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہو سکتی ہے کہ جیسے اس نے حدیث (انا مدینۃ العلم

وعلی بابہا) میں تصرف کر کے خود ہی علی اور خود ہی باب العلم بن بیٹھا۔ اسی طرح مرزا صاحب نے آیہ (یاتی من بعدی اسمہ احمد) کے ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ اُڑا کر مجسم احمد بن کر دکھلا دیا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصول کے پابند تھے بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعی مہدویت گذرے ہیں سب کا نصب العین ایک ہی رہا ہے اور دبستان مذاہب اور کتاب الملل والنحل جن کی نظروں سے گذری ہیں ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گذر چکے ہیں جنہیں سے سلطان جلال الدین اکبر کا نام خصوصیت سے لیا جا سکتا ہے۔ کہ جس نے دین الٰہی کی بنیاد رکھی تھی لیکن دعوائے مسیحیت میں مرزا محمد علی صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعوےٰ متحد ہو مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ مذہب میں پیدا ہوا اور پنجابی مسیح اہل سنت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سید مہدی کا قائل ہوا جو اس سے پہلے دس سال مدعی مہدویت بنکر مر گیا۔ اور پنجابی مسیح کُل دعاوی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ پنجابی مسیح اُس سے بڑھ چار قدم آگے بڑھا۔ اور روایاتِ مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا پیدا کیا جو ایرانی مسیح کے خواب و خیال تک بھی نہیں آیا تھا۔ بہرحال مرزا صاحب نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔ اور جب خود سب کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا صاحب کا مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا اس لئے مرزا صاحب نے قادیان کی نسبت حسب ذیل دعاوی شائع کئے:۔

اوّل یہ کہ:۔ قادیان کادیان نہیں کیونکہ قدعہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیان سے ملتا جلتا ہے۔ بڑی کوشش اور زرِ کثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا۔ حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی۔ کیونکہ کادی کیوڑے کو کہتے ہیں یہاں کیوڑہ فروش ارائیوں کی آبادی ہوگی جیسے بٹالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ قادیان قاضیان تھا۔ انکے باپ دادا قاضی تھے۔ مگر یہ تحقیق دو طرح سے مخدوش ہے اوّل یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبہ کا نام قاضیاں والا چاہئے تھا نہ قاضیان۔ مگر مرزا صاحب کے اس خیال سے ممکن ہو سکتا ہے کہ کادی (کیوڑہ فروش) کی جمع کادیان ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ:۔ قادیان دار الامان ہے کیونکہ جب لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق (معاذ اللہ

مرزا صاحب وہاں موجود ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اسکو دار الامان یعنی مکہ نہ کہا جاوے ۔ مرزا صاحب نے ابن حونے میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کیطرف اشارہ کیا ہے اور مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔

سوم یہ کہ :- وہ مدینۃ النبی ہے ۔ کیوں ؟ جب (معاذ اللہ) مرزا صاحب نبی ہیں تو قادیاں کو مدینۃ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے ۔ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منورہ کہ جس نے اس سے بھی ختم رسالت کا مظہر بن کر دکھایا ہے

چہارم یہ کہ :- قادیاں ہی جنۃ البقیع ہے کیونکہ جب اسکو مدینہ منورہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہو گا ۔ کس لئے وہ جنۃ البقیع نہیں ہو سکتا۔

پنجم یہ کہ :- مسجد حرام قادیاں میں ہے درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے ارد گرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بھی ظاہری طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجد حرام بننے میں کیا دقت ہے ؟

ششم یہ کہ :- مسجد اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے ۔ جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا اور مسیح کا معبد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھا ۔ اس لئے قادیاں کی دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہوئی ۔

ہفتم یہ کہ :- قادیاں ہی منارہ بیضا شرقی دمشق ہے کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے اور یہاں نبوت کا نور ظاہر ہوا ۔ اور دمشق ایک معزز خاندان ہو سکتا ہے ۔ مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگترین قوم ہے اس لئے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں ۔ مرزا صاحب یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں آجکل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا ۔ اور اہل اسلام میں سب سے بڑھکر قوم سادات تسلیم کی گئی ہے ۔ مرزائی اور مغلوں کو انکے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں دیجاتی ۔

ہشتم یہ کہ وہ مہدی آباد ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا ۔ جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن اوتار کا پیراہن بدل کر اس جہان سے رخصت ہوا ۔ لیکن ناظرین ! پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے ۔ ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے مہدی پیدا ہو کر مر چکے ہوں ۔

نہم یہ کہ :- وہ باب لُد ہے ۔ لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے ۔ اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے جہاں حضرت مسیح کا نزول ہو گا ۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ صوم و صلوٰۃ ۔ آنحضرت کے زمانہ میں دو معزز آدمی تھے حضور نے اُن کے سامنے توقیر کے ساتھ پیش آنیکا حکم

دیا ہوا تھا - مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑلیا"۔ غرضکہ اس قسم کی بے سروپا تاویلیں کی ہیں کہ جنکا کچھ ٹھکانا نہیں ‌‌۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین و انصار میں - مرزا صاحب مرے تو حکیم نورالدین نے حضرت ابوبکرؓ کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود صاحب دکھا رہے ہیں؟۔ مرزا محمود صاحب نے ہر چند اپنی ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی - مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا - مولوی احسن امروہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے - گوجرانوالہ میں ظہیرالدین صاحب اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے - یہ چار مذاہب شائد اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں - مگر حضرات! اسلامی چار مذہب ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مگر مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے - لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا صاحب کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا ہے اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے مرزا صاحب کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے اور انکو نبی تسلیم نہیں کیا - ظہیرالدین اروپی خدائی مظہر کا مدعی ہے انکا دعوے ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ "میرے بعد یوسف آویگا پس تم یوں ہی سمجھو کہ وہ خدا ہی اترا ہے" اسے مرزا صاحب کی صحیح جانشینی کا دعوے ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ گھر ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا - عبداللہ تیماپوری کا دعوے ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا - انکو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوث ہونیکا الزام لگاتا ہے - وزیر آباد کے پاس ہی ہجڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک مرزائی کو یہ خبط سوجھا ہے کو مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا - مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے - خدا تعالے نے مجھے خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں - شراب جائز ہے - اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے - حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے - ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ -

بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا صاحب ہی تھے - اور انکا کلام وحی من اللہ ہے انکے مقابل اہل اسلام کی دونوں جماعتیں (سنی شیعہ) ان دونوں امور کی منکر ہیں

۲ اور دوسرے [illegible]

۱ محمد سعید نامی ۔

صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کو شروع سے اخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور دین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں - اور آجکل مرزا محمود کے زمانہ میں وہ بھی اہل اسلام سے الگ ہوگئے ہیں - جو سنی شیعہ - تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج از اسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود و نصاریٰ اہل کتاب کے مساوی جانتے ہیں - اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے - نہ لڑکی انکے ہاں شادی ہوسکتی ہے اور نہ انکی انکے ہاں - کفن دفن - نماز - زکوٰۃ - جنازہ بھی الگ الگ ہے اور یہ امر بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے اسمیں کسی قسم کا خفا نہیں - مگر باوجودیکہ اہل سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں آجکل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہل سنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دیجاتی ہیں - یہ صاف انکی حق تلفی ہے -

اہل سنت اور شیعہ اسلام میں قدیمی دو فرقے چلے آئے ہیں اور مرزائی جماعت آج ہم سے الگ ہوتی ہے بعد اپنے لئے الگ نبی مانتی ہے مگر یہ ظلم ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ تو اسلام میں داخل شمار رکھے جاتے ہیں اور ہم (سنی و شیعہ) اہل کتاب یہود اور نصاریٰ تصور ہونے لگے ہیں - ہم انکی لڑکی سے سرکاری طور پر نکاح نہیں کرسکتے اور وہ اہل سنت کی لڑکی سے باقاعدہ نکاح کرسکتے ہیں - جب گورنمنٹ مذہبی معاملات میں اپنے قواعد کی رو سے دخل اندازی نہیں کرتی تو کیا وجہ ہے کہ مردم شماری کے قانون سے مرزائی جماعت کو ہم میں شامل کیا جاتا ہے - جب ایک ہندو یا سکھ اپنے مذہبی عقائد چھوڑنے سے قانوناً اپنی قوم اور مذہب سے الگ کردیا جاتا ہے سخت حیرت ہے کہ اہل اسلام میں جب ایک جماعت ایک نئے نبی کی پیرو بن جاتی ہے تو کیوں اُنکو قدیمی اسلام سے خارج تصور نہیں کیا جاتا ؟ بلکہ نوجود جماعت کو اصل قرار دیکر قدیم الاصول مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے اس لئے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ اولاً جب وہ ہم سے متنفر ہیں اور ہم اُن سے متنفر ہیں تو کس لئے اُنکے ساتھ باہمی نکاح و طلاق کا سلسلہ قائم رکھا جاتا ہے ؟ اور ثانیاً جب اہل سنت و شیعہ قدیمی مسلمان ہیں اور مرزائی جماعت کل پیدا ہوئی ہے تو ہمارے حقوق کی پاسداری کیوں نہیں کی جاتی ؟ کیونکہ وہ ہم سے خارج ہوئے ہیں نہ کہ ہم اُن سے اور انہوں نے نیا نبی تسلیم کیا ہے نہ کہ ہم نے +

شائد یہ خیال ہو گا کہ مرزائی اور غیر مرزائی میں فروعی اختلاف ہے اس لئے درحقیقت دونو فریق ایک دوسرے کے نزدیک اسلام میں داخل ہیں - یا کم از کم گورنمنٹ کے نزدیک انمیں کچھ فرق نہیں - اس لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فریقین میں اصولی اختلاف ہے نہ فروعی اور ایک دوسری

کو خارج از مذہب ہی نہیں سمجھتے بلکہ خارج از اسلام یقین کرتے ہیں - ذیل میں چند امور پیش کئے جاتے ہیں جن سے یہ امر بالکل صاف اور مدلل ہو جاتا ہے کہ مرزائی اور غیر مرزائی فریقین میں اعتقادی اور اصولی اختلاف ہے جسکا انجام کفر و اسلام کا فرق قرار پاتا ہے -

اوّل (وفات مسیح) اس کے متعلق سنی شیعہ دونو متفق الاعتقاد ہیں کہ وفات مسیح کی کوئی اصلیت نہیں تیرہ سو سال سے تمام فرق اسلامیہ میں یہ مسئلہ تسلیم ہو چکا ہے روایات میں صاف بیان ہے کہ ان عیسٰے لم یمت - انہ راجع الیکم والذی نفس محمد بیدہ لینزلن عیسٰے بن مریم - عیسٰے علیہ السلام کی نسبت عدم موت کا ذکر ہے موت کا ثبوت مذکور نہیں - مرزا صاحب کے نزدیک حضرت مسیح مرگئے - یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا - مگر وہاں سے بچ کر کشمیر سری نگر میں آکر مرے - قرآن شریف میں توفی کا لفظ مذکور ہے - مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آیات قرآنیہ کے خلاف ہے اور صرف وہمیات پر مبنی ہے - صاف لکھا ہے کہ ما قتلوہ وما صلبوہ - سری نگر میں اگر مسیح کی قبر ہے تو عیسائی سلطنتوں کو کیوں یقین نہیں دلایا جاتا - بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے - کہ ایک نبی کی قوم بر سر ترقی ہو - اور ابھی تک اپنی نبی کی قبر سے بھی ناواقف رہی ہو - باقی رہا توفی کا لفظ سو وہ موت کا مرادف نہیں - اسی طرح کے اور بھی مرزا صاحب نے استدلال پیش کئے ہیں کہ جنمیں حضرت مسیح کی نسبت صریح موت کا لفظ پیش نہیں کر سکے اور نہ آئندہ مرزائی جماعت پیش کر سکیگی - ادہر ادہر کے وہمی استدلال پیش کئے ہیں کہ جنکی اسلام میں کچھ وقعت نہیں -

وفات مسیح پر مرزائیوں نے تقریباً تیس آیتیں پیش کی ہیں کہ جنمیں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ جن سے عام انسانی فطرت کے متعلق کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے خصوصیت کا کوئی ذکر نہیں - جیسے کھانا پینا - نطفہ سے پیدا ہونا - زمین پر مرنا جینا وغیرہ سو جیسے حضرت مسیح اپنی ولادت میں ایک نشان قدرت بن کر دنیا میں آگئے اور عام قانون قدرت سے مستثنےٰ ہیں اسی طرح کچھ بعید نہیں کہ اس جہان سے رخصت ہوتے ہوئے بھی کسی انوکھی صورت سے اٹھالئے گئے ہوں جیسے ومکروا ومکر اللہ سے ثابت ہوتا ہے ورنہ صلیب سے زندہ اتارا جانا اور کشمیر میں جاکر مرنا اور پھر کسی مخالف کو خبر تک نہ ہونا - ایک تو شان نبوت اور منصب تبلیغ کے خلاف ہے - بہر اسمیں نشان قدرت اور مقابلہ کی کارگذاری نہیں پائی جاتی - کہ جسکا مدعی خود قرآن ہے -

دوسرے ان بعض دلائل ایسے ہیں کہ جن سے ضمنی طور پر وفات مسیح ثابت کرنیکی کوشش کیجاتی ہے

جیسے آیۃ التخاطب یا آیت الوفاۃ - آجکل آیت تخاطب پر بڑا زور دیا جاتا ہے - کہا جاتا ہے کہ اسکا جواب نہیں ہو سکتا - درحقیقت یہ دلیل ایسی کمزور ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے پاؤں ایک سطح پر قائم ہی نہیں ہے - شروع شروع میں جب عیسائیوں نے اسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ انجیل حضرت مسیح کو مصلوب قرار دیتی ہے اور قرآن غیر مصلوب بتاتا ہے اب یہ انجیل کا مصدق کیسے ہوا ؟ تو محمد احسن امروہی نے جواب شائع کیا تھا کہ ہمارے مفسر آجتک غلطی پر قائم رہے ہیں - قرآن حضرت مسیح کو غیر مصلوب اس مفہوم سے قرار دیتا ہے کہ انکی صُلب کی ہڈی توڑ کر انکو مردہ نہیں کیا گیا بلکہ انجیل کے مطابق قرآن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر کھینچے گئے ہیں چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ لما توفیتنی اور متوفیک دونوں لفظ وفات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں - مرزا صاحب نے یہی دونوں دلائل اپنی کتابوں میں پیش کر دئے مگر جب اہل اسلام کیطرف سے یہ جواب دیا گیا کہ متوفی میں ماضی کا زمانہ کہاں ہے ؟ واؤ میں ترتیب کیسے ؟ توفیت میں زمان ماضی کا مذکور کہاں ؟ یہ تو قیامت کو سوال ہوگا - اور حضرت مسیح جواب دینگے - اور اس سے پہلے حضرت مسیح کی وفات ہو چکی ہوگی تو حضرت مرزا صاحب نے خود یا محمد احسن کے ایماء سے اس دلیل کا اور رُخ تبدیل کیا - وہ یہ کہ کنت انت الرقیب علیھم میں نفی علم کرتے ہیں دوبارہ آئیں گے تو نفی علم کیسے کر سکیں گے ؟ مگر اسکا جواب یوں دیا گیا کہ نفی رقابت اور شئے ہے اور نفی علم اور شئے - یہ ضروری نہیں کہ جو کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہو وہ اس چیز کو جانتا بھی نہیں - پھر جب رقابت اور علم کو لازم ملزوم قرار دیکر دلیل پیش کیگئی تو یوں جواب دیا گیا کہ انمیں مساوات کا تلازم نہیں بلکہ عام خاص ہیں - غرضکہ اس دلیل کا یہ پہلو بھی بودا نکلا پھر کنت علیھم شھیدا کا جو منشاء استدلال قائم کیا گیا کہ یہاں علم کا صاف انکار ہے - اگر آتے تو وجود تثلیث سے اپنی لاعلمی کیوں ظاہر کریں گے لیکن اسکا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے ایک الزامی دوسرا تحقیقی - الزامی پہلو یہ تھا کہ اس سے پہلے ایک لاعلمی کی آیت ہے جسمیں صاف مذکور ہے کہ (یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا) "خدا تعالیٰ انبیاء سے سوال کریگا کہ تمہاری قبولیت کیسے ہوئی ؟ تو وہ کہینگے کہ ہمیں علوم نہیں" اب جس جگہ صراحۃً تمام انبیاء اپنی خاص ڈیوٹی سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو حضرت مسیح اگر ضمناً لاعلمی ظاہر کرینگے تو کون بڑی بات ہوگی - اور تحقیقی پہلو یہ تھا کہ شہید اور عالم یا معائن آپس میں مترادف نہیں - ورنہ امتہ محمدیہ کو شھداء علی الناس کا خطاب کیسے عطا ہو سکتا ہے - مان لیا کہ امتہ محمدیہ

کو علم بطریق مشاہدہ نہ ہی بطریق اخبار یا انباء عن اللہ تعالیٰ ہوگا۔ مگر حضرت مسیح بھی اسی طرح
سے مخبر من اللہ ہو کر عالم اشاعت عقیدۂ تثلیث ہو گئے نہ ذاتی مشاہدہ سے انکو علم ہوگا اور
اپنے چشم دید حالات سے انہیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا صاحب کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک زندہ
رہے۔ اب آیۃ کنت علیہم شہیدًا کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت خواہ
کسی معنے میں ہو وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے بھی
پاؤں اکھڑ گئے۔ پھر سارے لفظ چھوڑ کر مادمت فیہم استدلال میں پیش کیا گیا جس میں
دعوےٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدت العمر میں منحصر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ
مادمت فیہم کے علاوہ کنت علیہم شہیدًا کا وجود نہیں۔ اسکا جواب صاف ظاہر ہے
کہ مادام المسیح فی المسلمین کا زمانہ بیشک اسمیں مذکور نہیں۔ اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ مادمت فیہم
میں مادام المسیح فی بنی اسرائیل مراد ہے۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ کے ذکر
کرنے سے دوسرے زمانہ کی نفی نہیں ہو سکتی جبتک ذکر میں حرف حصر بیان نہ کیا جاوے اور
حرف حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو۔ ورنہ معمولی ذکر یا سرسری حصر مفید مطلب
نہیں ہو سکتا۔ وہ کون عقل کا دشمن ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اور یہ کہتا
ہے کہ حضور علیہ السلام کے سوا معاذ اللہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے استدلال کے
پہلو نکمے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی توفی کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی
ہے۔ کہ عقیدۂ تثلیث آں حضرت علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھا ظاہر ہے کہ توفی سے پہلے
نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ توفی اور عقیدۂ تثلیث میں
تقدم وتاخر زمانی ہے۔ اب اس زمانہ میں بلکہ آں حضرت علیہ السلام کے زمانہ میں بھی وجود عقیدہ
تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو توفی کے ماننے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یہی
ہی کہتے ہیں کہ توفی پہلے ہوئی اور وجود عقیدۂ تثلیث بعد میں ہوا۔ مگر توفی کے معنے میں ذرا سا
اشتباہ ہے۔ کیا توفی بمعنے موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی توفی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں
اسی طرز پر کسی امام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وفات مسیح
کا قول یہود و نصاریٰ نے اور معتزلہ نے کیا ہے۔ اہل سنت میں سے کوئی بھی اسکا قائل نہیں
مگر قابل توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفات مسیح اب ہی ہے؟ اسوقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟
یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت انجیل زندہ ہو کر آسمان پہ چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب احتمال

ہیں۔ پہلے دونوں احتمال اہل اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے۔ ہاں تیسرے احتمال کے بعض لوگ قائل ہیں مگر وہ پہلے دو احتمالوں کے قائل نہیں مرزا صاحب نے توفی پر خود یا کسی کے مشورہ سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اسکا فاعل اللہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنے میں صریح ہے۔ ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنے میں بھی آتا ہے۔ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے نزدیک بھی توفی کا لفظ نص علی الموت نہیں ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا۔ شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا صاحب توفی کے لفظ کو مشتبہ المعانی سمجھتے ہیں۔ کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں اور کسی جگہ کچھ۔ ورنہ ایزادی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر باایں ہمہ جب آیت النوم (یتوفی الانفس) پیش کی جاتی ہے تو قبض روح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں۔ یہ تاویل بھی توفی کے مشتبہ الدلالۃ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم توفی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا وا وبغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ قرآن وحدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی" مگر حیرت ہے کہ مرزا صاحب کا توفی کو قیود سے مقید کرنا۔ اور آیت النوم میں اپنے شرائط کی موجودگی میں انعامی روپیہ دینے سے گریز کرنا صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں یا وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں توفی کا لفظ باوجود اتنی قیود کے صریح الدلالۃ علی الموت لکھا ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ انکی ہماری دلیل آیت تخالب ہی کہ جسکا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔ اب رہا احادیث سے استدلال سو اسکی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند احادیث کے کہ جنکی تصدیق مرزا صاحب نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ کچھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بنادٹی باتیں۔ بہر حال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر احادیث سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں چنانچہ انکی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ الیواقیت والجواھر میں یوں ہے کہ (لو کان موسےٰ وعیسےٰ حیین) "اگر موسےٰ وعیسےٰ زندہ ہوتے" جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔ جواباً پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اسکا راوی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اسلام ہے؟ الیواقیت والجواھر نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور فتوحات میں صرف لو کان موسیٰ حیا مذکور ہے تصحیح نقل کون کریگا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کئے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک ہی جواب نہیں۔ دوسری حدیث

کا مضمون یوں ہے کہ عیسٰے علیہ السلام ایک سو بیس سال کی عمر پا کر مر چکے ہیں اور یہ کہ نبی اپنے پہلے متقدم الرسالۃ نبی کی نصف عمر پاتا ہے۔ جیسے کہ حضور علیہ السلام نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔ مگر یہ حدیث ہی موضوع ہے۔ کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی۔ اگر صحیح مانا جائے تو مرزا صاحب کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے بھی نبی ہونیکا دعوے کیا ہے۔ یا انکی نبوت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔

تیسری حدیث ذکرالوفاۃ ہے کہ آنحضرت کی وفات میں جبتک شک پیدا ہوا تھا۔ تو قد خلت من قبلہ الرسل سے وفات محمدیہ پر استدلال کیا گیا تھا سو اسکا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اولاً اس حدیث میں صاف مات محمد کا لفظ موجود ہے ثانیاً خلت من قبلہ الرسل خلو عہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موت انبیاء کی طرف بطریق کنایۃ ذہن منتقل ہو سکتا ہے اسمیں موت کی صراحت نہیں۔ ورنہ قد خلت سنۃ الاولین میں ماتت سنۃ الاولین کہنا پڑیگا۔ جو صریح عقل ونقل کے خلاف ہے ثالثاً الرسل میں جو رسل بحیثیت مجموعی مراد ہیں۔ افرادی حیثیت مراد نہیں۔ ورنہ اس کے بعد کلہم اجمعین کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہو۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے احکام یا اخبار کے مثبت کہیں یہ نہ کہدیں کہ انسان از قسم نباتات ہے جاندار نہیں کیونکہ انبتکم من الارض نباتا قرآن میں موجود ہے اور یہ بھی نہ کہدیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحۃً مذکور ہے لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین خدا تعالٰے ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے۔ کہ جن کا مبلغ علم صرف خطابات حزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفس۔ چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور علیہ السلام قیامت کے روز اصیحابی اصیحابی پکاریں گے تو جواب ملیگا۔ کہ جو کچھ انہوں نے آپ کے بعد میں کیا آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میں بھی وہی عذر پیش کرونگا جو حضرت مسیح پیش کرینگے۔ کہ کنت علیہم شہیدا الآیۃ طریق استدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے۔ مگر جب محمدی توفی بمعنے موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنے موت ہوگی۔ اور ہماری طرف سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ توفی کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنے رفع جسمانی ہی مراد لیکر

معنے صحیح ہو سکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ توفی سے وفات مسیح مراد لیں؟

پانچویں حدیث میں حضرت امام حسن کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ "حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۲۱ رمضان کو شہید ہوئے - یہ وہ رات ہے کہ جسمیں حضرت مسیح کی روح قبض ہوئی"

اب اسپر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جبتک انکا جواب نہ دیا جاوے یہ قابل استدلال نہیں ہو سکتی - کیا تاریخی عبارتیں احادیث صحیحہ کا مقابلہ کر سکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شائد راوی کا مذہب اناجیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے ڈیتھ موت کا ہو؟ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جسمیں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب ۲۱ رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے - مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۱ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اسلامی تاریخ نے بیان کی ہے اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں - کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا خصوصاً روایات صحیحہ کے مقابلہ میں خارج از دین نہیں؟

دوم - (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخص واحد کا نام ہے مگر مرزا صاحب کے نزدیک مسیح دو ہیں ایک مسیح ناصری جو یسوع کے نام سے مشہور ہے دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں - دلیل یوں ہے کہ روایات میں مسیح کے دو حلئے بیان ہوئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں شتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہو سکتی ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے

سوم - (مسیح کی عصمت) اہل اسلام میں آپکی عصمت میں اتفاق ہے - مگر مرزائی جماعت آپ پر مکر یزم اور جھوٹ وغیرہ کا الزام لگاتی ہے - بہر طرفہ یہ کہ یہ الزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (شرم)

چہارم - ہمارے نزدیک مسیح ابن مریم الگ ہیں اور امام مہدی کا ظہور الگ - مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے دلیل یہ ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے قرب زمانہ مراد ہے - کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا -

پنجم - (بروزیہ) مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دوسرے نبیوں کی روحیں ظہور پذیر ہوتی ہیں مگر اسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے - کیونکہ بروز اور تناسخ آپسمیں تقریباً مترادف ہیں بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اس لئے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا -

ششم - مرزا صاحب کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایکقسم کی ڈگریاں تصور کی گئی ہیں اور جب ظاہری

علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بیشمار ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے تو نبوت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی کر کے مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کر سکیگا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کا پہلا قدم تصوف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر۔ درمیان میں کبھی مہدی۔ مریم۔ ابراہیم۔ داؤد۔ سلیمان بنتے ہیں اور کبھی غلام اہل بیت اور خادم سلسلۂ نبوت۔ پھر کبھی رنگت بدل لیتے ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو + اس سے بہتر غلام احمد ہے

لیکن اہل اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے۔ اسکی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور نہ حدیث سے بلکہ یہ توہم صرف غیر فطری صوفیا کی شطحیات سے ملتا جلتا ہے جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم۔ (ختم رسالت) مرزا صاحب کے نزدیک ختم رسالت کے صرف یہی معنے ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے اسی طرح یہ ہے جس قدر نبی آئینگے اسکی منظوری اور ماتحتی سے آئیں گے جب تک مہر محمدی (وہ بھی خیالی) اُن پر نہ ہوگی وہ امتی نبی نہیں بن سکیں گے۔ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔ ختم کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے۔ پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے یعنی وہ افسر ہے اور اہل موضع اُس کے ماتحت ہیں مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے عرب کے محاورے میں خاتم کل شیٔ آخرہ کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں اور یہی مفہوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے نئے نئے تخیلات کے معانی قابل وثوق نہیں۔

ہشتم۔ (امکان نبوت) مرزا صاحب کے نزدیک آں حضرت علیہ السلام کے بعد دوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے استدلال میں لفظ واحد یا مفہوم پیش کیا جاتا ہے اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں لوکان ابراھیم حیا لکان نبیا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر تسلیم کرلی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے اس لئے اس کے اطراف (شرط و جزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور آپ پیش کردہ میں مفہوم کا قرینہ مرزا صاحب کے خلاف ثابت ہے علاوہ ازیں اہل سنت میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جو حکم صریح نصوص قطعیہ کے برخلاف استنباط کیا جاوے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور لانبی بعدی۔ لوکان بعدی نبی لکان عمر وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا صاحب کی دماغ سوزی کب اور کہاں تک

تسلیم ہو سکتی ہے - لفظ بعد میں بعدیہ متصل لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا - کیونکہ بعدیت منفصلہ کے معنے بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے جس پر وہ اتنا اتراتے پھرتے ہیں -

نہم - (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقائد اسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا - ہم اسکو تناسخ کے مساوی سمجھتے ہیں - جیسے تناسخ کا مسئلہ اہل اسلام میں مردود ہے ایسے بروز کی آڑ بھی دام تزویر سے کہیں دور نہیں - ممکن ہے کہ مرزا صاحب نے کرشن اوتار بننے کے لئے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو - مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا -

دہم - (منصب نبوت) اہل اسلام کے نزدیک منصب نبوت صرف خداداد نعمت ہے کسی کے اداب اور اخلاق کو اسمیں دخل نہیں - اگرچہ حکمت الٰہی ہمیشہ سے منصب نبوت عطا کرنے میں بظاہر اعمال و افعال کو علت تامہ ظاہر کرتی رہی ہے مگر درحقیقت یہ علت تامہ نہیں - فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا صاحب جن کے دلدادہ ہیں) تخلی عن الرزائل و تحلی بالفضائل تحصیل منصب نبوت کے لئے علت تامہ ہے - اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے - مرزا صاحب کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رسالت تک پہنچ سکتا ہے - آپ فرماتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم میں منصب نبوت مراد ہے - اور حقیقۃ الوحی میں صراحۃً بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کاربند رہنے سے ہر ایک انسان منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک منصب نبوت کسبی ہے اور اسلام میں وہبی اور محض فضل ربی ہے - دلائل کے لئے ہزاروں آیات پیش کی جا سکتی ہیں -

یازدہم - (وجود مجدد) اہل اسلام میں مجدد کے یہ معنے ہیں کہ اہل اسلام میں مرور زمان اور دواعی ضلالت کے ہر وقت موجود ہونے سے جو جو اصول اسلام ہیں یا فروعات میں اگر کچھ شدت و ضعف یا اولویۃ و اولیۃ اور کمیۃ و کیفیۃ کا فرق آگیا ہو تو مجدد آکر رفع کرے - جسکی نسبت ہر صدی کے اخیر پر آنے کی خبر دی گئی ہے - اب اسمیں اختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون مجدد ہو گزرے ہیں - اہل سنت و الجماعۃ کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدد سے مراد جماعت علماء ہے جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے - مجدد کی شخصیت غیر متیقن ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدد الگ شمار کئے ہیں - یہ ضروری نہیں کہ مجدد خود مدعی بھی ہو کر اشاعت کرے - مگر مرزا صاحب کے نزدیک مجدد کے افراد

شخصیت گذرے ہیں افراد کلیۃ نہیں اسی واسطے عام طور پر پھر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مجدد نہیں تو اس صدی کا امام اور مجدد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ زمانہ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدتمند انکو مجدد کہتے ہیں اور تھوڑی دیر ہی گذری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی اپنے وقت کے مجدد کہے جا سکتے ہیں - جنکے خوشہ چین مناظرین اہل اسلام عموماً اور مرزا صاحب خصوصاً ثابت ہوئے ہیں مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانہ حال میں علماء نامور تجدید دین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا صاحب کے نزدیک شائد تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہل اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلمہ اصول کی بیخ و بن نکال کر انکی بجائے نئے تخیلات اور نئے عقائد اور اصول قائم کئے جاویں اور انکا نام اصلی اسلام رکھا جاوے - سو اگر یہی معنے ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑیگا - کہ بیشک مرزا صاحب سے پہلے مرزا محمد علی صاحب مجدد ہو گذرے ہیں اور پھر خود مرزا صاحب انکے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں -

دوازدہم - (وجود امام وقت) مرزا صاحب کے نزدیک امام سے مراد خود انکی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو یا کم از کم اسکا قائم مقام ہو - مگر اہل اسلام کے نزدیک سلطان وقت مراد ہے کہ انتظامی امور میں جو اسکی اطاعت نہ کریگا وہ باغی تصور ہوگا اور حرام موت مریگا -

سیزدہم - (آیات قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھکر آیات قرآنی ہیں - مرزائیوں اور خود مرزا صاحب کے نزدیک الہامات مرزا آیات قرآنی سے بڑھکر ہیں - آیات متشابہات اور آیات محکمات کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اطلاق نہیں ہو سکتے مگر مرزا صاحب اپنے الہامات میں بھی یہ دو لفظ اطلاق کر لیتے ہیں -

چہاردہم - اہل اسلام میں آیات قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرت علیہ السلام کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو - اپنے منگھڑت خیالات کے مسائل کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں - مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا صاحب نے اختراع کیا ہے یا جو انکے عقیدتمندوں نے بعد میں دماغ سوزی کی ہے - پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مورخ یا انجیل اور تورات وغیرہ سے ہو چنانچہ انکی تمام تفاسیر ورق جابجا احادیث کی بجائے انجیل و تورات وغیرہ کی عبارتوں سے بھری پڑے ہیں -

پانزدہم - یہ کہ انکے ہاں اہل اسلام کے مسلمہ قصص دمعراج جسمانی - اصحاب کہف - جنۃ آدم قصہ بقر

ناقۂ صالح - ذبح عظیم - شق قمر - وغیرہ) تمام جھوٹے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے ایسے امور سچے تسلیم نہیں کئے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ امور پیش کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے صرف فروعی نہیں۔ اور ایسے دور دراز کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ انکی کوئی بات اہل اسلام کے ائمہ اور صحابہ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں جو مسائل انہوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں انہیں سے کچھ فلسفہ قدیم پر مبنی ہیں اور کچھ تخیلات جدیدہ کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور امید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلا دینگے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام و نشان تک نہ تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کر کے ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانی تجویز کی ہے۔ انکی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہل اسلام کی طرف سے رد و قدح ہوتا رہا۔ مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ مرزا صاحب پر مختلف عنوانات سے اہل اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی (کبھی نبوت کے دعویدار ہونے سے اور کبھی مسیح موعود بننے سے اور کبھی نصوص قطعیہ کے انکار کرنے سے) اور اہل اسلام کو جو جو مزاحمتیں اور مجبوریاں پیش آتی رہیں انکے رفع کرنے کیواسطے مختلف کوششیں اور فتاوے عمل میں آئے لیکن اسوقت چونکہ اہل اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دقت پیش آئی کہ اہل سنت والجماعۃ کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ اور ہمیں غیر مسلم اور انکو مسلم قرار دیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کیجاتی ہے اس لئے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاوے علمائے سنی شیعہ سے حاصل کئے گئے ہیں کہ جنمیں مرزا صاحب کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلہ کا پورا تصفیہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتووں کی مختصر نقلیں درج کریں ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لئے استدعائے احتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اسلامی ریاستیں یا اسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی امور اسلام میں اپنا دخل دینا فرض منصبی سمجھتی ہیں اس امر پر ان سبھوں نے ہی اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ فتاوے ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب و ہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلہ میں جو سوال چھپوا کر اہل علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا وہ ذیل میں درج ہے جس کے نیچے سب کے جوابات علی حسب المدارج درج کئے جاتے ہیں

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلمکم اللہ الیٰ یوم القیام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:-

اوّل۔ آیۃ مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۷۳)۔

دوم۔ مسیح موعود (جکے آنے کی خبر احادیث میں لکھی ہے) میں ہوں (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۹۵)

سوم۔ میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار۔ صفحہ ۱۱)

چہارم۔ ان قدمی علی منارۃ ختم علیہ کل رفعۃ (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

پنجم۔ (لا تقیسونی باحد ولا احدا بی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹)

ششم۔ میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

ہفتم۔ میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۳)

ہشتم۔ { وانی قتیل الحب لکن حسینکم۔ قتیل العدی فالفرق اجلی واظہر
میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے } (اعجاز احمدی صفحہ ۸۱)

نہم۔ یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

دہم۔ یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)

یازدہم۔ یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔ (ازالہ صفحہ ۳۰۳ و ۳۲۲۔ ضمیمہ انجام صفحہ ۷)

دوازدہم۔ میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

سیزدہم۔ مجھے الہام ہوا ہے { یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا
لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں } (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

چہاردہم۔ میرا منکر کافر ہے۔ . . . . (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

پانزدہم۔ میرے منکروں بلکہ متامل کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں (فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸)

(۱۶) مجھ خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میری بیٹے سن!) (البشریٰ ص۴۹)

(۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

(۱۸) میرا الہام ہے وما ینطق عن الھویٰ یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین ع۳)

(۱۹) مجھ خدا نے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (یعنی خدا نے تجھ رحمت بناکر بھیجا)۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۵)

(۲۰) مجھ خدا نے کہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلاشک رسول ہے) (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)

(۲۱) اتانی مالم یؤت احدا من العالمین (خدا نے مجھ وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی) (حقیقۃ الوحی ص۱۰۲)

(۲۲) اللہ معک یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے) (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۰)

(۲۳) انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھ حوض کوثر دیا ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص۸۵)

(۲۴) رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو فخلقت السموات والارض (آئینہ کمالات صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵)
(یعنی میں نے اپنے آپ کو بعینہٖ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے)

(۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

(۱) سُنی۔ از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال بالا میں معتقد والے اقوال ہیں جن کے کلمۂ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی لہذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب سنہ ۱۳۳۶ھ

مہر و دستخط:۔ محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللہ ملکہا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کریگا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط ظہور الحسن۔ محلہ پھلواری

ذٰلک کذالک — الامر کما حررہ مولانا السید ظہور الحسن — فان القول ما قالت حذام

مظفر علیخان تقرہ عفی — انصار حسین عفی عنہ — ذوالفقار حسین عفی عنہ

الامر کذالک

فقیر سید تاثیر حسین عفی عنہ

(۳) از ریاست حیدر آباد (خلد اللہ ملکھا) یہاں کے جواب کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خانصاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کرلینا کافی سمجھا گیا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں۔ اور انکے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد معتقد قادیانی کا ہو جاوے تو وہ فوراً مرتد ہو جاویگا اور نکاح اسکا فسخ ہو جاویگا اور تفریق لازم ہوگی۔ مہر و دستخط عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب سنہ ۱۳۲۷ھ

الجواب صحیح — گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند
الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ
الجواب صواب — [illegible] الحسن عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد رسول خان عفی عنہ

الجواب صحیح — فقیر اصغر حسین عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد اعزاز علی عفی عنہ
اصاب المجیب — محمد ادریس عفی عنہ
الجواب صحیح — احمد امین عفی عنہ

الجواب صواب — محمد تفضل حسین عفی عنہ
الجواب صواب — عبد الوحید عفی عنہ

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرلے جنمیں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانیکے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جاویگا۔ دستخط اشرف علی عفی عنہ حکیم الامۃ مصنف تصانیف کثیرہ سنہ ۱۳۲۷ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (دستخطی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہا جائز اور موجبہ کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اسکا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جاویگا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اسمیں ضرورت نہیں ارتداد احد ھما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شامی جلد ثانی صـ۴۲۵) (الیجوز له ان یتزوج مسلمة الخ ذبیحته وصیده بالکلب البازی الرمی (عالمگیریہ صـ۲۸۷)

حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۹ اپریل ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح — خلیل احمد
صحیح — ثابت علی
الجواب صحیح — عبد الرحمان
الجواب صحیح — عبد اللطیف
الجواب صحیح بلا ارتیاب — عبد الوحید سنبھلی

قد اصاب من اجاب — ممتاز میرٹھی
الجواب صحیح — منظور احمد
ھذا ھو الحق — محمد ادریس
الجواب صحیح — عبد القوی
الجواب حق — محمد فاضل

الجواب صحیح — بدر عالم میرٹھی
جواب المجیب صحیح — علم الدین حصاری
الجواب مصیب — غلام حبیب پشاوری
ھذا الجواب حق — عبد الکریم نوگانوی
ھذا الجواب صحیح — فصیح الدین سہارنپوری

جواب المجیب اصح — محمد روشن الدین محمد پوری
الجواب صحیح — نور محمد
الجواب صحیح — دلیل الرحمان
الجواب صحیح — محمد یوسف چستانی
الجواب حق — ظہور الحق احمد مظفر نگری

للہ در المجیب
محمد حبیب اللہ عفی عنہم

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (دستخطی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو اُن کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اُس کی بیوی اُس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح — عبد القادر شاہ پوری
الجواب صحیح — مقبول سبحانی کشمیری
مصدق — عبد الرحیم رائے پوری
مصدق — خدا بخش فیروز پوری
مجھے اتفاق ہے — محبوب الحق

جواب درست ہے　　　هذا الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

محمد صادق شاہ پوری　　　احمد شاہ امام جامع مسجد بھٹ　　　الٰہی بخش از بہاول نگر

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا مجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ عبد النور مدرس اول مدرسہ دار الہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح　　　الجواب صحیح　　　مہر　　　الجواب صحیح

افاض الدین　　　ابو الحسن محمد عباس　　　عبد النور　　　محمد سلیمان مدرس مدرسہ دار الکتاب والسنۃ

الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ　　　احمد سعید انصاری سہارنپوری عالیہ وارد کلکتہ

الجواب موافق للکتاب والسنۃ　　　الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

عبد الرحیم ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ　　　محمد یحییٰ　　　محمد اکرم خاں سکرٹری انجمن علمائے بنگالہ

الجواب صحیح　　　لا ریب فی صحۃ الجواب　　　لا ریب فی الجواب

محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ　　　محمد مظہر علی　　　عبد الصمد اسلام آبادی مدرس　　　صفی اللہ مدرس شمس العلماء مدرس

الجواب صحیح　　　الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

عبد الواحد مدرس دوم مدرسہ دار الہدیٰ　　　محمد زبیر　　　ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۲ مسجد اہل حدیث ۱۴ رجب ۱۳۳۶ھ

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہٰذا ایسے عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت داخل نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور (تصدیق مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابو القاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس　　　۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں　　　ما کتب صحیح　　　الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہ　　　حکیم محمد حسین خاں　　　محمد عبد اللہ مدرس کانپوری　　　محمد حیات احمد

جواب صحیح ہے۔

حکیم عبد المجید عفی عنہ

(۱۰) شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا الآیۃ اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بلکہ وہ خود مدعی نبوت و الوہیت ہے (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ انکے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت قطعاً جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودۃ ومخالطۃ ومجالسۃ ومناکحۃ ومداھنۃ ورضی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منہم والمتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلم کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہوگیا تو تفریق کرا دی جانی چاہئے۔ اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اسکا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ عفا عنہ الباری عالم المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیۃ

قد صح الجواب — قد اصاب من اجاب

محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضہ — محمد حبیب الرحمان دربھنگوی

(۱۱) بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہوگیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ھکذا فی کتب الفقہ) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہوگیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جاویگی اور اگر عورت معتقد ہوگئی تو اسکا نکاح قائم نہ رہیگا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائیگا۔

الجواب صحیح

مہر — مہر

محمد ابراہیم قادری بدایونی — محمد قدیر الحسن حنفی قادری — محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ

الجواب صواب — ذالک کذالک

مہر

احمد الدین مدرس شمس العلوم — شمس الدین قادری فریدی — محمد عبد الحمید — حسین احمد

داؤد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ — عبد الرحیم قادری — محمد عبد الماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم

فضل الرحمان ولایتی — عبد الستار عفی عنہ

(۱۲) شہر الور — وسنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایسا ہے ان میں ہیں کا جن کی خبر آنحضرت صلے اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہونگے جو اپنے نبوت باطلہ کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال و نساء سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا۔ تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن وشوہر کا جو تعلق ورشتہ تھا وہ منقطع ہوگیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا۔ اور اولاد حرامی۔

حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنبھلی السنی الحنفی القادری

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اسکا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) وطن شہر (سنی)

(الف) جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔ موجب افتراق ہے۔ فقط محمد حکام امام مسجد جامع آگرہ

(ب) ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہو اور ایسا نکاح موجب افتراق ہی۔ سعید عبداللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ۔

(ج) قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے تو اُنکا نکاح فسخ ہوگا۔ انتہیٰ مختصراً فقط۔

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبرآباد

(د) عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہئیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب الاسلام

خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جنپر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اُسکے تابعین سے رشتہ اخوت۔ سلسلہ مناکحت۔ تعلق محبت۔ ربط ضبط۔ شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین ودنیا میں وبال و نکال ہے۔ خادم العلماء الفقراء غلام احمد حنفی قادری سلمہ اللہ تعالیٰ

۱۸ رجب [illegible]

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے میں یہ محدود ہے جن میں کہ انہیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف) الجواب بعون اللہ تعالیٰ التوفیق۔ عقد مسلم و مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اسکا باطل ہو جاویگا۔ واللہ العاصم

ناصر علی عفی عنہ بقلمہ

(ب) باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اسکا عقد ان سے کسی مسلمات سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثنا عشری سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے۔ اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب فراق و بطلان عقد ہے

حررہ السید ابو الحسن

(ج) باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے اسکا نکاح فسخ ہو جائیگا۔ بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائینگے۔

واللہ یعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتۂ زوجیت کا ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى الكفار لاهن حل لهم ولا هم يحلون لهن (خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو نہ دو۔ نہ یہ عورتیں انکے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر انکے لئے حلال ہیں) واللہ اعلم

کتبہ محمد عبد اللہ ۱۱ جمادی الآخرہ [illegible]

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحماد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم لندوۃ العلماء عفی عنہ

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبد الودود عفی عنہ مدرس دار العلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت وغیرہ

اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، صدر مدرس

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلم کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح

کیا گیا ہو تو وہ بحکم عدم محض سمجھا جاویگا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ۔ فقیہ دوم دار العلوم ندوۃ العلماء

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفریات و معتقد از سرحد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است

وبا مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری

محمد عبد الہادی الانصاری حفید العلامۃ ملا مبین شارح السلم [illegible]۔

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق

میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن جوں جوں [illegible] جس قدر

میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً

وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو جاوے

تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابو [illegible] عفا اللہ عنہ [illegible] حال مدرس [illegible]

(۱۷) شہر دہلی (دار الخلافہ پنجاب)۔ [illegible]

(الف) مرزا قادیانی قطعاً بحکم آیات قرآنی و احادیث صحیحہ اور اجماع امت کافر ہے اور دائرہ

اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم [illegible] دہلوی [illegible]

(ب) مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ انکے

علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ پس مرزا صاحب اور جو شخص

انکے ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام

بتائیں اور غیر احمدی انکے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ

غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

(ج) جو شخص مرزائے قادیان کے ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق

کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ

الجواب صحیح۔ [illegible] مدرس مدرسہ [illegible] دہلی۔

ما اجاب المجیب فہو صحیح و حری بالعمل بہ۔ حررہ ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ [illegible] دہلی

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری۔ مناکحت و مواکلت و مجالست

کریں۔ اور نہ ایسے لوگوں سے مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی [illegible] عبد الرحمن [illegible]

(د) مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اُس کے اقوال مندرجہ سوال ہیں اعتقاد میں رکھنے کافر و مرتد ہیں۔ انکے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔
حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علیجان دہلی۔

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتاب والسنۃ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ
عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمان عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمان۔ ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ
اللہ در المجیب۔ ابوزبیر محمد یونس پرتاب گڈہی۔ مدرسہ علیجان مرحوم

(۱۸) ہوشیارپور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اُسکا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اُس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم المکین انتخاب زمرۃ العلماء غلام محمد ہوشیارپوری
ھذا ھو الجواب الحق۔ کتبہ مولوی احسن علی عفی عنہ نور محلی

(۱۹) لودہیانہ (سنی)

(الف) ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔
کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لودھیانہ

(ب) چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے۔ اس لئے ایسے کا فرد مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔
حررہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھونیوال

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لودہیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدہیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف) چونکہ مرزائے قادیانی اور اُس کے پیرووں کا کفر منجانب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا انکے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائیگا
العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

(ب) صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی

جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے اُس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں لہٰذا ان سے ارتباط معاشرت کرنا اور انکو معابد و مساجد میں آنے دینا۔ انپر نماز جنازہ پڑھنا ان کو رشتہ ناطہ کرنا شرعاً ناجائز اور فعل حرام معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکد اور اہم ہے (لان المرءة تاخذ من دین بعلھا) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کرلیتی ہے اعاذنا اللہ وجمیع المؤمنین من النفس الامارۃ بالسوء والضلالۃ بعد الھدیٰ اٰمین العالم) من مبارک حویلی (لاہور) عفی خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری عفی عنہ۔

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سُنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے۔ اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد احدھما فسخ فی الحال) کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبد الرحمن ہزاروی — الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔ عبد الواحد از پشاور عبد الرحمان بقلم خود مفتی عبد الرحیم پشاوری۔ محمد خان پوری۔ محمد رمضان پشاوری مولوی عبد الکریم پشاوری۔ حافظ عبد اللہ نقشبندی

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سُنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مرزائی تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبد الاحد خانپوری از راولپنڈی

الجواب صحیح عبد اللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد محمد کریم کمرانی مقیم شہر راولپنڈی۔ محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ عبد الرحمان بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہلحدیث صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سُنی)

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر و الحاد ہیں۔ قائل و معتقد انکا خود ہی کافر ہے اور جو شخص اسکو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر و مرتد ہے

اور بحکم آیت لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداءً صحیح ہے نہ بقاءً یعنی نہ رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے

حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح - احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ - خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان

(۲۴) ضلع جہلم (سُنی)

باسمہ سبحانہ - مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر وشرک یک پیچ بچے ہیں اسکا الہام ہے کہ (الارض والسماء معک کما ھو معی) زمین آسمان جیسے خدا کی ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (یتم اسمک ولا یتم اسمی) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہیگا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جاویگا - پہلے دعوے میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا - اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے - علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتوے دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے - پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی لولاک لما خلقت الافلاک کے دعوے میں آں حضرت علیہ السلام کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آں حضرت علیہ السلام کو بھی مستثنےٰ نہیں کیا (بہر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے) انتہی مختصراً حررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال

الجواب صحیح نور حسین از باد شہانی محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سُنی)

(الف) مرزا کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے - من تلفظ بلفظ کفر یکفر وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر (قواطع الاسلام) من حسّن کلام اھل الھوی وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منہ امرءتہ (کتاب الخراج للامام ابی یوسف رح) ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ

(ب) مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقولہٖ تعالیٰ ومن یتولھم منکم فانہ منھم۔ امام اعظم ابوحنیفہ رح کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتوےٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کریگا۔ وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ آں حضرت علیہ السلام کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جاویگا۔ کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) ایسی مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا

حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوھاراں مغربی

(ج) ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں، جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ میں ہے قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام برم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیاً لھا او اعتقد نبیاً فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم او قبلہ من لو یکن نبیاً کفر اھ جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعوےٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ نمقہ ابوعبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور الجواب صحیح سید میر حسن عفاعنہ کوٹلی لوہاراں۔

الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

(۲۶) ضلع ہوشیارپور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں۔ اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق

الجواب صحیح الٰہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ

عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احدالزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دینانگری مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۳۶ھ

(۲۸) ضلع گجرات - پنجاب (سُنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں - فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں - بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں واللہ الھادی

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از سلکہ - الجواب صحیح بندہ حبیب اللہ از ملکہ

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سُنی)

(الف) جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے - حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبد المنان مرحوم

(ب) بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے اُنکے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں -

حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ - عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی - خاکسار عبد الغنی

(ج) بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں - کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے - اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے - حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرتسر (سُنی)

(۱) مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے - اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور بقینین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں - کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے - وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ دراصل منکر ہیں - حررہ ابو الحسن غلام المصطفےٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اسکا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا - بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا - پس جو لوگ اُسکو نبی مانتے ہیں اُن سے محبت - دوستی - رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں - لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین - ولقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون

الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیٔ -

حررہ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرتسر

(۳) مرزا نے نبوّت کا دعوے کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رح) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہی اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اور اُس کی عورت اُس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کریگا وہ زنا ہی اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولدالزنا ہوگی۔ اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اُسپر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کُتّے کے بغیر غسل وکفن کے گرڑھے میں ڈالا جاوے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولاتجعلنا من المرزائیین

حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ ۔ الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔

(۴) مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اُسکا کفر علماء ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب رسائل واشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مرگیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلا ریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت والتحیہ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اُسکا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے قال اللہ عز وجل لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن الآیۃ۔ ھذا فقط واللہ اعلم ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرّس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرتسر

(۵) بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اُسکو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرّس بی این ہائی سکول امرتسر

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعوے نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کئے جنکی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اُس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷) اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جنکی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اُس کے ساتھ رشتہ زوجیت

پیدا کیا جاوے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد قلم خود

جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ

(۸) الجواب۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہو اور انکو صحیح مانتا ہے۔ وہ شرعاً کافر و مرتد ہے۔ اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔

حکیم ابو تراب محمد عبد الحق   الجواب صحیح   ابو الفقر محمد شمس الحق

(۹) جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اُس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔ (محمد داؤد غزنوی)

(۱۰) الجواب:۔ قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اُس کے کافر ہونے پر بیّن ثبوت ہیں اور جس قدر اُس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اُسی قدر ہم بھی اُس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔

نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتسری۔ ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ

الجواب صحیح غلام محمد۔ مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر

الجواب صحیح۔ محمد نور عالم۔ مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر

(۱۱) میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے۔ اور جو لوگ دیدہ دانستہ اُس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں اُنکے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے پس مسلم عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور انکو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں انکی نظیر نہیں ملتی والعلم عند اللہ   محمد علی عفا اللہ عنہ   ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲) بحکم حدیث شریف اذا جاءکم من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرا لینا چاہئے۔ (ابو الوفا ثناء اللہ)

وحيا بعد محمد رسول الله صلعم كان كافرا باجماع المسلمين. قال الشيخ الأكبر في الفتوحات اسم النبي زال بعد محمد صلعم. قال القاضي عياض من ادعى نبوة احد مع نبينا صلعم او بعده كالعيسوية من اليهود والقائلين بتخصيص رسالته الى العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكالبزيغية والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هولاء او من ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة او انه يصعد الى السماء او يدخل الجنة وياكل من ثمارها ويعانق الحور العين فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين وانه لا نبي بعده واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هولاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا ومن اعتقد ان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه في الطرق فليس بعارف به فهو كافر وكذلك من ادعى مجالسة الله والعروج اليه ومكالمته وحلوله في الاشخاص او استخف بمحمد صلى الله عليه وسلم او باحد من الانبياء او آذاهم او قتل نبيا او حاربه او ازرى بالانبياء فهو كافر باجماع المسلمين وكذلك من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به وادعى في ذلك المصلحة او لم يدع فهو كافر بالاجماع وكذلك من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معاني غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعاني باطنة وكذلك نقطع بتكفير كل قائل قولا يتوصل به الى تضليل الامة او تكفير جميع الصحابة. وقال محمد من تنبأ يستتاب اسر ذلك او اعلنه وهو كالمرتد قاله سحنون وغيره۔

فان قيل ان لكلام المرزا تاويلات كالصوفية قلنا من قال الكلمة الكفر من الصوفية كفر واستتيب او رجع مما قال علا ان للتاويل مجالا لمن آمن بنبوته بحيث لا يحسن الظن به فتكفيره قطعا وان قيل ان المرزائية من اهل القبلة قلنا انهم انكروا نصوصا قطعية عند جميع المسلمين وادلوا بكلام لم يقل به احد من الائمة فلا ريب في كفرهم وان كانوا من اهل القبلة ونحن لم نكفرهم ما لم ياتوا بصريح الكفر ولم يخالفوا القطعيات الا ترى الى قوله عليه السلام لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين. يخرج في آخر الزمان قوم يقولون من خير قول الناس يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية وعن ابي سعيد ومالك بن انس مرفوعا قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل فثبت ان المرزائية وان كانوا من اهل القبلة كفار لانهم انكروا بديهيات الاسلام ومسلماته قال علي القاري في شرح الفقه الاكبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم فمن واظب طول عمره على الطاعات مع اعتقاد قدم العالم او نفي الحشر لا يكون من اهل القبلة۔

فلما ثبت كفر المرزائية وشركهم لم يكونوا اكفوا للمسلمين فلا يجوز التناكح بهم لقوله تعالى ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولامة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم اولئك يدعون الى النار والله يدعوا الى الجنة والمغفرة باذنه فان علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الى الكفار لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن ولا تمسكوا بعصم الكوافر۔

رقمه عبد الحي عفا الله عنه ٢ ذيقعدة سنه ١٣٣٢ه ولا يجوز لاهل الاسلام ان يعاملوا المرزائية في امر دينا كان او غير دين

انا العاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم گھگھڑوی۔ مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائے کہ اتفاق

محمد عبد الله گھگھڑوی۔

تمت هذه الفتاوى فالمرجو عن المسلمين ان يعملوا بها

اوائل ذي الحجة سنة ١٣٣٢ هجرية مقدسة